مادری زبان کی اہمیت اور والدین کی ذمّہ داریاں

گلشن آرا

ریسرچ اسکالر، بی۔آر۔اے۔ بہار یونیورسٹی، مظفر پور (بہار)

بقول داغؔ دہلوی:

اردو ہے جس کا نام ہمیں جانتے ہیں داغؔ
سارے جہاں میں دھوم ہماری زباں کی ہے

دنیا کی کوئی بھی زبان اس وقت تک مر نہیں سکتی جب تک اس زبان کے بولنے اور لکھنے والے افراد موجود ہوں۔ گویا زبان زندگی بھی ہے اور بندگی بھی۔ بندگی اس معنی و مفہوم میں کہ ہم سب مذہب کی اصل خوشبو اپنی مادری زبان ہی میں محسوس کر سکتے ہیں۔ ہر مقام و منزل پر ہم نیت تو اپنی زبان میں ہی ادا کرتے ہیں اور اللہ ربّ العزت ہر انسان کی نیتوں سے بخوبی واقف ہے۔ اردو زبان کی تاریخ بھی ایک زندہ روایت کے طور پر ہمارے سامنے ہے۔ بے شمار غیر مسلموں نے نہ صرف اردو زبان کو برسوں سینے سے لگایا بلکہ اردو زبان و ادب کی تاریخ میں عہد ساز علمی و ادبی کارنامے بھی انجام دیے۔ اردو ایک زندہ و تابندہ اور عالمی زبان ہے۔ آج دنیا کے بیشتر ممالک کے حصّوں میں اردو بولی، سمجھی اور پڑھی جاتی ہے اور آج بھی اپنے وطن عزیز میں کشمیر سے کنیا کماری تک اردو بولنے والوں کی ایک بڑی تعداد ہمارے سامنے ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم سب اپنی اس پیاری و انمول رتن اردو زبان کو زندہ رکھنے اور بعد کی نسلوں تک پہنچانے کے لیے ہر سطح پر سنجیدہ ہوں۔ تاریخ کے اوراق شاہد ہیں کہ اس زبان نے ہر عہد میں تاریخ ساز علمی و ادبی کارناموں کے ساتھ ساتھ ملک کی آزادی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ جدید سائنسی تحقیق نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ انسان اپنی مادری زبان کے ذریعہ ہی سے دوسری زبان و ادب آسانی سے سیکھ اور سمجھ سکتا ہے۔

اردو ہندوستان کی نہایت خوبصورت مشترکہ تہذیبی وراثت ہے، جسے ہمارے آبا واجداد نے ہمیں سجا سنوار کر دیا ہے۔ ہماری ذمّہ داری یہ ہے کہ ہم اس امانت کو پوری ایمان داری کے ساتھ اگلی نسلوں میں منتقل کرائیں۔ اردو سرکاری بیساکھی کے سہارے نہیں بلکہ اردو چاہنے، بولنے، لکھنے اور پڑھنے والوں کے سہارے زندہ رہے گی۔ ہمیں اردو سے سچّی اور عملی محبت کرنی چاہئے۔ بہار میں اردو سرکاری اور عوامی سطح پر نظر انداز ہو رہی ہے۔ اس کے لیے ہمیں بھرپور کوشش کرنے کی ضرورت ہے، اسکولوں میں اساتذہ کی کمی ہے اور وقت

پر اردو کتابیں مہیا نہیں کی جاتی ہیں۔

اردو آبادی کو چاہئے کہ اردو میں درخواست دیں۔ اگر وہ درخواست کم دیں گے یا نہیں دیں گے تو اردو ملازمین کی معنویت و اہمیت کم ہوتی جائے گی۔ اس لیے ہمیں اس کمی کو دور کرنے کے لیے فروغ اردو سمینار کے ذریعہ پوری ریاست میں اردو کے لیے ماحول سازی کرنی چاہئے اور اس کے ساتھ اردو عمل گاہوں یعنی ورکشاپ کے انعقاد کے ذریعہ اردو ملازمین کو ان کی منصبی ذمہ داریوں کے تئیں بیدار کرنے کے ساتھ ان میں اردو کا کام کرنے کا جذبہ بھی پیدا کیا جانا چاہئے۔

اردو ڈائرکٹوریٹ کو اردو کی ترقی اور ترجمہ کے کاموں میں بہتری لانے کے لیے سہ لسانی دفتری اصطلاحی لغت کی تدوین کرانے کی ضرورت ہے۔ جو بڑا ہی بنیادی اور اہم کام ہے۔ اردو قارئین کی تعداد بڑھانے اور انھیں اردو پڑھنے کی ترغیب دینے کے لیے ضروری ہے کہ اسکولوں میں اردو لائبریری قائم کی جائے اور اردو سمینار میں مدارس اسلامیہ کی بھی نمائندگی ہونی چاہئے۔ مدرسوں میں زیادہ تر دیہی علاقے کے غریب خاندان سے تعلق رکھنے والے طلبا و طالبات پڑھتے ہیں۔ اس لیے انھیں مفت کتابوں کی فراہمی سے ان کی تعلیمی ترقی کے ساتھ ان کی امداد بھی ہوگی۔ طلبا و طالبات کو بہار ٹکسٹ بک کارپوریشن کے ذریعہ شائع شدہ کتابیں مفت مہیا کرائی جائیں۔ تاکہ اردو زبان کے طلبا و طالبات کی تعلیمی حوصلہ افزائی ہوسکے۔ ریاست کی دوسری سرکاری زبان اردو کی ترقی و فروغ کی راہیں مزید ہموار ہوسکیں گی۔

میرے خیال میں بچوں کی ذہنی نشو و نما اور عملی تربیت کے لیے علمی و ادبی تقریبات میں خاص خاص موضوعات پر انھیں بولنے کے مواقع بھی فراہم کئے جائیں، جس سے بچوں کے اندر چھپی ہوئی صلاحیت اور جوہر کو سامنے لایا جاسکے۔ چھوٹی بڑی ادبی نشست کا انعقاد کرکے مقابلہ جاتی تقریب سے ان کی ذہنی پرورش و پرداخت کی جاسکتی ہے۔ اساتذہ اپنی درس گاہوں میں شعر و ادب کی محفل آراستہ کرکے بچوں میں ذوق و شوق کو آسانی سے پروان چڑھا سکتے ہیں۔ یہ عہد سائنس و ٹیکنالوجی کا ہے اس سے بھی ہم بچوں کو بھرپور فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔

اسکولوں کی طرح مدرسوں کے طلبا و طالبات کو بھی مفت کتابیں فراہم کرنے سے اردو آبادی کا حکومت پر اعتماد مزید مضبوط ہوگا۔

اردو دوسری سرکاری زبان ہے۔ سبھی ملی اور اردو اداروں میں اردو زبان میں کام ہونا چاہئے۔ آپسی مشورے اور تعاون سے اردو کی ہمہ جہت ترقی اور فروغ کی راہیں ہموار ہوں گی اور اردو ایک بار پھر اپنی کھوئی ہوئی عظمت اور بلندی حاصل کرسکے گی۔ دنیا کی بہت سی زبانیں اپنے محدود و مخصوص وسائل کے باوجود اپنی زبان میں اعلیٰ ادب تخلیق کررہی ہیں۔

اپنے وطن عزیز میں بھی بنگلہ، تمل، تیلگو، ملیالم زبانوں میں عالمی ادب تخلیق کیا جارہا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ انھوں نے اپنی زبانوں میں عالمی ادب کا بھرپور ترجمہ کرکے اپنی زبان کو عالمی ادب کے مد مقابل کھڑا کردیا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم دل وجان سے اردو سے محبت کرنا سیکھیں۔

ثانوی سرکاری زبان اردو کے عملی نفاذ کے سلسلے میں کئی نوٹیفیکیشنس (Notifications) بھی جاری کئے گئے ہیں، لیکن ۱۹۸۱ء میں ثانوی سرکاری زبان کا درجہ حاصل ہونے کے باوجود اردو ابھی اپنے آئینی حق سے محروم ہے، جب ایک اردو آبادی مادری زبان کے تئیں خود بیدار اور متحرک نہیں ہوگی، خود اس پر عمل پیرا نہیں ہوگی تو اردو کی حق تلفی ہوتی رہے گی۔

اردو دوسری سرکاری زبان ہوتے ہوئے بھی سرکای سطح پر اس کو نظر انداز کیا جارہا ہے۔

اردو دیوس، ۱۵؍اگست، ۲۶؍جنوری اور دیگر سرکاری تقریبات کے موقعوں پر دعوت ناموں اور ہورڈنگ وغیرہ میں اردو زبان کو سرے سے نظر انداز کردیا جاتا ہے حالانکہ دوسری سرکاری زبان کی حیثیت سے اردو کو بھی سرکاری سطح پر مناسب جگہ ملنی چاہئے۔ اردو کی ترقی وترویج کے لیے ایک نگہداشت کمیٹی بنا کر مضبوط اردو تحریک شروع کرنے اور بچّوں ان کے والدین کو اردو زبان کی تعلیم کی طرف والدین کو راغب کرنے کے لیے مساجد کے ائمہ کا تعاون لینے کی ضرورت ہے۔

ہماچل پردیش، پنجاب اور اڑیسہ میں اردو کا امتحان پاس کرنے والے سرکاری ملازمین وافسران کو ایک زائد انکریمنٹ (Increment) دیا جاتا ہے۔ لہٰذا حکومت بہار کو بھی ثانوی سرکاری زبان اردو کی ترقی اور ترویج کے پیش نظر بہار میں بھی ایسا کرنا چاہئے۔ اردو عوام کے تعاون سے ہی اردو زبان کا عملی نفاذ اور اس کی ترقی وترویج ممکن ہوسکے گی۔

حکومت نیک نیتی کے ساتھ اردو زبان کی بہتری اور فروغ کے لیے بہت سارے منصوبے بناتی ہے، لیکن اس پر عمل درآمد ایک مشکل مرحلہ ہوتا ہے۔ اس کے لیے اردو آبادی کو بیدار اور مستعد رہنا ہوگا۔ دلی، یوپی، جھارکھنڈ، بہار اور مغربی بنگال یعنی شمالی ہند کی دوسری سرکاری زبان اردو ہی ہے۔ ان ریاستوں میں اردو کا بول بالا ہونا چاہئے، لیکن حالات اس کے برعکس ہیں۔ ہمیں ایک منصوبہ بند، منظّم اور مدت بند لائحہ عمل تیار کرکے اس پر عملی اقدام کرنے کی ضرورت ہے۔

دنیا کہاں سے کہاں جارہی ہے اور ہم اب بھی فرسودہ روایات سے جکڑے ہوئے ہیں۔ دنیا کے بدلتے ہوئے مزاج ومیلان اور لسانی تبدیلیوں سے بھی ہم اپنی آنے والی نسلوں کو سیراب و فیضیاب کرسکتے ہیں۔ اگر ہم اپنے بچوں کو گھر کی فضا میں مذہب کے ساتھ تھوڑا سا وقت اپنی مادری زبان سیکھنے اور سکھانے میں صرف کریں تو بہت ہی فائدہ ہوگا۔

اردو زبان کے سلسلے میں ایک اور بات قابلِ غور ہے۔ زبانیں ماں کی گود میں ہی پلتی ہیں اور تعلیم گاہوں میں سنورتی ہیں۔ تب جا کر یہ اہلِ زبان کے دلوں میں دھڑکتی ہیں۔ لہٰذا اردو زبان کی ترقی کے سلسلے میں کوشش کرتے ہوئے خواتین ولڑکیوں کو ہرگز نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ بلکہ انھیں ترجیح دینا چاہئے۔ اس لیے اردو پڑھی لکھی ماں کی گود میں پلنے والی اولاد ضرور اردو پڑھ لے گی۔ ایک خاتون کی اردو تعلیم خاندان میں اردو تعلیم کی ضمانت ہے۔

اردو ادب کے باشعور والدین حضرات سے گزارش ہے کہ وہ اپنے بچوں کو انگریزی اسکولوں میں ضرور پڑھائیں لیکن اردو کی واجبی تعلیم کے لیے گھر پر مناسب انتظام ضرور کریں اور کسی بھی قیمت پر اپنی مادری زبان سے نئی نسل کو علاحدہ نہ ہونے دیں کیوں کہ اردو ہماری زبان ہی نہیں بلکہ ہماری شناخت اور پہچان بھی ہے۔

ماہرینِ لسانیات کا اس بات پر اتفاق ہے کہ انسان اپنی مادری زبان کے وسیلے ہی سے دوسری تمام منزلوں اور مرحلوں کو بہ آسانی طے کرتا ہے اور ترقیات اور فتوحات کے نئے در و دریچے کھولتے ہیں۔ کوئی بھی زبان اس کے بولنے، پڑھنے اور لکھنے سے زندہ رہتی ہے۔ زندہ زبان دنیا کی تمام ترقی یافتہ زبانوں سے بھرپور استفادہ کرکے ادب میں بلند مقام و مرتبہ حاصل کرتی ہے۔ زبان ماں کی گود اور گور (قبر) تک سیکھنے کے لیے مذہب اسلام نے کہا ہے۔ اردو زبان ملک کی نہایت شیریں، دلکش اور سیکڑوں برسوں کی ریاضت اور محنت ومحبت کی مشترکہ قومی وراثت وامانت ہے۔ اس زبان کو تمام مذاہب کے ماننے والوں نے اپنے لہو سے سینچا اور سنوارا ہے۔ اردو نے ملک کی آزادی میں مرکزی کردار ادا کیا ہے۔ اردو کے نغموں اور نعروں سے ملک کو آزادی نصیب ہوئی ہے۔ ''انقلاب زندہ باد''، جیسے اردو کے لفظ کو ملک کی تمام زبانوں نے اپنے ادب میں جگہ دے کر اس زبان کی عظمت و اہمیت کو تسلیم کیا ہے۔ ہمارا فرضِ اولین ہے کہ ہم اپنے بچوں کو ضرور موجودہ جدید تعلیم کے زیور سے آراستہ کریں، مگر اس کا بھی پہلی فرصت میں خیال رہے کہ آنے والی نسل اردو زبان سے ہرگز دور نہ ہو، اس کے لیے ضروری ہے کہ والدین اپنے بچوں کو گھر کی فضا اور ماحول میں دین کے ساتھ ساتھ اپنی اس قیمتی وراثت اردو زبان کو بھی ہر حال میں زندہ رکھیں۔ یاد رکھئے مذہب کو سمجھنے اور برتنے کے لیے بھی ہمارا اردو جاننا اور پڑھنا نہایت ضروری ہے کیوں کہ ہم سوچتے، خواب دیکھتے اور محبت ونفرت بھی اپنی مادری زبان ہی میں کرتے ہیں۔ اس لیے آیئے ہم سب اپنی ایسی پیاری زبان اردو کو روزمرہ کی زندگی کا اٹوٹ حصہ بنائیں اور بزرگوں کی اس امانت کو آگے کی نسلوں کے لیے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے محفوظ کرلیں۔

○○